عرب جمہوریہ مصر　　　　　　۱۴ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف　　　　　　۱۹ نومبر ۲۰۲۱ء

خاندان جائے سکون ومحبت

بلاشبہ خاندان، معاشرے کی بنیاد اور اس کی عمارت کی نیو ہوتا ہے، اور اس کے اتحاد اور استحکام سے ہی معاشرہ متحد اور مستحکم رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے خاندان کی تعمیر سے بہت زیادہ دلچسپی لی ہے تاکہ اس کے تمام افراد کو راحت، محبت اور شفقت حاصل ہو، چنانچہ ارشاد باری ہے: {وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ} "اور اسی کے نشانات میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان سے راحت حاصل کرو اور تم میں محبت وشفقت پیدا کر دی، یقیناً غور کرنے والوں کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں"۔

اس آیت کریمہ میں غور وفکر کرنے والا دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ خاندان کی تعمیر اس کی ایک عظیم نشانی اور اس کا ایک بڑا کام ہے، اس نے شادی کو باعثِ راحت بنایا، تاکہ مرد اپنی بیوی سے اور عورت اپنے شوہر سے آرام و راحت حاصل کرے، اس نے محبت و شفقت کو خاندان کی بنیاد بنائی، کیونکہ صفتِ محبت، حسن سلوک کا باعث ہوتی ہے، اور یوں شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک، دوسرے کی طرف سے آنے والی نامانوس یا خلاف طبع بات کو برداشت کرتا ہے، چنانچہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو مکمل طور سے ناپسند نہ کرے، اگر وہ اس کی کسی عادت کو ناپسند کرے گا تو اس کی کسی دوسری عادت سے خوش ہو گا"، اور اس طرح خاندان، حسن اخلاق، اچھی صحبت اور مہربانی وشفقت کی بنیاد پر قائم ہو گا، اور اس مستحکم ومتحد خاندان کے زیرِ سایہ اچھی عادتیں اور عمدہ خصلتیں پیدا ہونگی، اور نیک ذریت جنم لے گی، اور پھر گھر کے کونے کونے میں خوشی وسعادت پھیل جائے گی۔

خاندان میں راحت و محبت پیدا کرنے کے لئے چند چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ان چیزوں میں: اچھا معاملہ اور اچھی طرح مل جل کر رہنا بھی شامل ہے۔ ارشاد باری ہے: {وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ} "اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو سہو"۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "ایک دوسرے کو، عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتے رہو" اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا: "تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جسے جب اس کا شوہر دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، جب اسے کسی کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے، اور جب اس سے دور ہو جائے تو اپنے نفس اور اس کے مال کے بارے میں اس کی حفاظت کرے"۔

اور ان چیزوں میں: شوہر کا اپنے خاندان کے کھانے، پینے اور پہننے پر خرچ کرنا بھی ہے۔ ارشادِ باری ہے: {وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ} "اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے موافق باپ کے ذمّہ ہوگا"، اور ارشاد فرمایا: {لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ} "صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے"، اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "ضرورت سے زائد مال کا صدقہ سب سے اچھا صدقہ ہے، اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے، اور اس سے شروع کرو جس کا نفقہ تم پر لازم ہو" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "آدمی کے گناہ کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اس شخص کو ضائع کر دے جس کا نفقہ اس پر واجب ہو"۔

اور ان چیزوں میں: میاں بیوی کے آپسی رازوں کو چھپانا بھی شامل ہے، چنانچہ میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے پردہ اور جائے سکون ہوتا ہے، اور رازوں کو فاش کرنے کی اجازت نہ تو دین دیتا ہے اور نہ ہی درست اخلاق دیتا ہے، چنانچہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "روز قیامت اللہ کے نزدیک سب سے

برا مقام اس شخص کا ہو گا جو اپنی بیوی سے خلوت میں ملتا ہے اور وہ اس سے خلوت میں ملتی ہے، پھر وہ اس کا راز فاش کرتا ہے"۔

اور ان چیزوں میں یہ بھی ہے کہ بچوں کی تربیت اور ان کی صحیح نشوونما میں دونوں شریک ہوں، چنانچہ زوجین کے کردار کا دائرہ صرف بچوں کو کھلانے پلانے اور ان کی دیگر مادی ضروریات پوری کرنے تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ ان کی اس سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بچوں کے اندر اعلی قدریں اور اخلاق پیوست کریں، تاکہ وہ معاشرے کی سربلندی اور ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کے اہل ہو جائیں، اور اس طرح وہ دنیا و آخرت دونوں میں والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں؛ چنانچہ ارشادِ باری ہے{وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا} "اور جو اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ، یا نفع بخش علم، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے"۔ اور جس طرح خاندان بچوں سے دلچسپی لیتا ہے اسی طرح اس کے لئے والدین کے حقوق سے دلچسپی لینا بھی ضروری ہے، چنانچہ ارشادِ باری ہے: {وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً} "اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو"۔ اس طرح امن وسکون بحال ہو گا اور خاندان کے تمام افراد کو خوشی وسعادت نصیب ہو گی۔

اور ان چیزوں میں یہ بھی ہے کہ زندگی کے معاملات کے بارے میں گھر کے تمام افراد کے درمیان مشورہ ہو، تاکہ خاندان کا ہر فرد اپنا کردار اور اپنی اہمیت محسوس کرے، اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے صلح حدیبیہ کے بارے میں مشورہ کیا، اور ان کے مشورے سے متفق اور ان کی رائے سے خوش ہوئے، اور خیر ان کے مشورے ہی میں پوشیدہ تھا۔

برادران اسلام!

بلاشبہ خاندان کے وجود کی حفاظت اور اس کے استحکام میں، زوجین کے اہل خانہ کا بڑا کردار ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے درمیان الفت و محبت اور احترام و راحت کی کڑیاں مضبوط کر کے ان کی خصوصیات کا احترام کر کے اور پند و نصیحت کے ذریعے ان کے اختلافات دور کر کے اپنا یہ کردار ادا کرتے ہیں، چنانچہ ارشادِ باری ہے: (وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا)"اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ {لوگوں سے} ایسی باتیں کہا کریں جو بہت پسندیدہ ہوں، کیونکہ شیطان {بری باتوں سے} ان میں فساد ڈلوا دیتا ہے، بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے"، اور ارشادِ باری ہے: (وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا)"اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک منصف، مرد کے خاندان سے، اور ایک منصف، عورت کے خاندان سے مقرر کرو، وہ اگر صلح کرا دینا چاہیں گے تو اللہ ان میں موافقت پیدا کر دے گا، بلاشبہ اللہ سب کو جانتا اور سب باتوں سے باخبر ہے"۔ گھر والوں کا یہ حال ہے تو اگر ہمارے والدین، ہماری لڑکیاں اور ہمارے رشتے دار ہوں تو پھر ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے!

اس وقت ہمارے گھروں میں راحت اور الفت و محبت پیدا کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ پورے معاشرے میں الفت و محبت اور استحکام عام ہو جائے۔

اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے {دل کا چین} اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ آمین